بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و در آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ | مورخہ ۲۴ - شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲- اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۰)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدیم و وری انسان مجتنب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ سے
مابعد ۔ للعہ
فی پرچہ ۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہدان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین ۔

کرکتہ کاتب محمد حسین احمدی

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق

مخدومی مکرمی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مین خدائے عزّ وجل کو حاضر و ناظر خیال کرکے شہادت دیتا ہون ۔ کہ جب سے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے ۔ کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے ؟ ہرگز نہین ۔ بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورۃ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے ۔ قل لوکان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا ۔ یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے ہین نہ کہ آسمان سے ۔ آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہو سکتے ہین ۔ اگر زمین پر فرشتہ رہتے ہوں اور ساتھ ہی اسی عبارت کے ملحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے ۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین ۔ تاکہ ہم پڑہین ۔ تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی ۔ کہ ان کو کہدے ۔ کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون ۔ کہ آسمان پر چڑھ جاؤن ۔ الفاظ یہ ہین او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا ۔ جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں ۔ کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا ۔ اور نہ جاسکتا ہے ۔ صرف روح اور فرشتہ ہی آسمان پر چڑھتے ہین ۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ ۔ تعرج البشر والجسم ۔ تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین ۔ جیسے فرمایا ۔ کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ عیسے علیہ السلام کے بارہ مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ خبیث روحین تو جہنم مین جھونکی جاتی ہین ۔ ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض ۔ قرآن شریف مین آیا ہے ۔ کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ۔ اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا ۔ اور اسی طرح سے بعینہ عیسےٰ علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک[۱] ورافعک[۲] الیّ ومطھرک ۔ رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے ۔ چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہو چکے ہین ۔ لہذا بلا شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہو چکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسےٰ علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے ۔ اس کے روح کی بابت آیا ہے ۔ ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے ۔ جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً ۔ لیکن رفعہ اللہ الیہ کے نقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم مسلمانون بیچارون کو بڑے دہوکا مین ڈالا ہے ۔ سو لی عقل کو کام مین لاکر عیسےٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر بھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے اترنے کی بھی منتظر ہین ۔ حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے ۔ اس کے مجازی معنے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ۱۔ قد انزلنا علیکم لباساً ۔ ۲۔ انزل اللہ ذکراً رسولا ۔

- - - - - - - - - - - - -

۳۔ انزلنا الحدید ۔ یعنے ہمنے لباس اتارا ۔ ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا ۔ اور ہم نے چار پائے گھوڑے وغیرہ اتارے ۔ ہمنے لوہا اتارا ۔ کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین ۔ واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے امامکم منکم کہا گیا ہے ۔ اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے ۔ نزول من السماء کا لفظ نہین آیا ۔ ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے ۔

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون ۔ کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون ۔ خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین ۔ کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو تمنا ہے ۔ مین خدا کی قسم کھاکر آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ وہی ہے ۔ جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے ۔ وہو ہذا ۔ واللہ انی انا المسیح الموعود والامام المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولو اتی العدا بالرھفات ۔ وواللہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ ۔ اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام وقتہ فمات میتۃ الجاہلیۃ پر غور کرین تو آپکے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہوجاتا ہے ۔ کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے ۔

۱۔ رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم ۔ کہ او مجدد این دین و رہنما باشد ۔ حدیث علی راس الخ

۲۔ لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود ۔ ندائے فتح نمایان بنام ما باشد
خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہوکر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے ۔ آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی ۔ اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین ۔ مصر ۔ عرب ۔ فارس ۔ کابل ۔ ہندوستان وغیرہ مین ۔

۳۔ عجب است اگر خلق سوئے ما بدوند ۔ کہ ہر کجا کہ غنی بود گدا باشد
اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے ۔ کہ جگہ بھی نہین ملتی ۔

۴۔ گل کہ روئے خزان را گہے نخواہد دید ۔ بباغ ماست اگر قسمت ربیع ما باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدر است کہ روزے برین ادیم زمین
ہزار ہا دل و جان بہر ہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہون

خاکسار
خاکسار غلام محمد احمدی ۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

رمضان شریف کے اوقات سحر و افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء - انت منی بمنزلۃ روح الاسلام
ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی روح کے ہے -

۲ - انرتک و اخترتک
ترجمہ - مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا -

۳ - ان اللہ معی فی کل حال
ترجمہ - خدا ہر حال مین میرے ساتھ ہے -

۴ - ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ مین ہون تیری منشا کے مطابق

۵ - کل یوم ھو فی شان
(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہین - ابتلا بھی درمیان ہین)

۶ - اجبت ان اعرف
ترجمہ - مین نے چاہا کہ مین پہچانا جاؤن -

۷ - انی انا ربک الرحمان - ذو العز و السلطان
ترجمہ - مین تیرا رب رحمان ہون صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ - انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ - انت منی بمنزلۃ ھارون
(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ - الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیرا ابابیل

۱۱ - لائف آف پین (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ - رب ارحمنی ان فضلک و رحمتک ینجی من العذاب
ترجمہ - اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہین یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہین -

۱۳ - تعلقت بالاھداب
ترجمہ - مین نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء - مابقی لی ھم بعد ذلک
ترجمہ - اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء - "خدا خوش ہو گیا"

یا عبد اللہ انی معک (ترجمہ - اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون)

(نوٹ - ۱۹ ستمبر کے الہامات گذشتہ اخبار مین صحیح نہ چھپے تھے اس واسطے اس جگہ دوبارہ چھپ گئی)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد مین سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاوین -

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نور الدین صاحب آجکل زنانہ مسجد اقصیٰ مین کرتے ہین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اسی جگہ ہین حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا - آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک مین گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا -

چودہری مولا بخش صاحب بمعہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے - گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے - حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی ایک

واعظین سلسلہ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فایدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلبار اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بیباک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بداثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلبار نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشار کو پورا کرنے کے واسطے اُسوقت ناظمان مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاء اللہ آیندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس مدرسہ کی حالت فی الحال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تشفی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگان دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشاء اللہ پیش کیا جائیگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ چند روز سے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سر دست جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھیر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ اُنکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سنکر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔"

حضرت کے اس فرمان کو سنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اسوقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ میاں محمد حسن صاحب۔ ...۔ مولوی غلام محمد صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ اکبر شاہ خان صاحب۔ مولوی عظیم اللہ صاحب۔ مولوی فضلدین صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب۔ قاضی عبداللہ صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سر دست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔

ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو اصحاب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک دلی خواہش کا اظہار

نحمدہ ونصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - جو شاعر بھی ہیں - وہ اعلیٰ حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - میں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے میں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھوا دئیے میں چاہتا ہوں کہ وہ ایشیائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے سچے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - میں محسوس کر رہا ہوں - میری حبیب لبیب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو **استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی اور مرشد کے حضور** ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چند دن کا قیام نفع رساں نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مُبتلا ہوں اس لئے میں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرما دیں والسلام ؛ (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ مگر بوئے شمیدی توہنوز — ساغر جام اقامت نہ چشیدی - توہنوز

در پئے زلف وخطے - عمر پریشاں کردی — سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - توہنوز

شورش زاغ وزغن کردہ خوش وائے مگر — نغمۂ مرغ معارف نہ شنیدی - توہنوز

تو [illegible] عدم صبر وثبات — درخیابان طریقت چہ دویدی - توہنوز

فصل گل بر سر و بال [illegible] چہ شدہ — بچمن آمدۂ دانہ نہ چیدی - توہنوز

[illegible] خیال مئے گلفام - لیکن دور از سر — شیرپستان بلاہا نہ مکیدی - توہنوز

طلب بادہ و بزور وکشتی استعجاب — جرعۂ جام محبت نہ چشیدی - توہنوز

بحرم یار ترا - لیک ثبات توچہ شد — حیرتم - روی نگارین نہ ندیدی - توہنوز

ایکہ اوصاف ملائک ہمہ درطبع توہست — لیک با باروے ہمت - نہ پریدی - توہنوز

طوطئ طبع تو شیریں سخنی کے باید — ایکہ از پنجۂ صیاد رمیدی - توہنوز

شمع ساں باردھندت بہ شبستان چہ [illegible] — کہ چو پروانہ بخود نہ طپیدی توہنوز

برقی وپیش توجولانگہ افلاک **کمال** — چہ شد عزمت کہ زلیپنی نہ جہیدی - توہنوز

اوقات سحری ماہِ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عنداللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے - عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - یہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور و اناث میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ میں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت وحساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئیے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ وسحری کا موازنہ کرینگے - ایک چھوہارہ کہ کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سُننے کی خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل ہیں اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - میں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچا ہوں اور میں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

نہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کر سکتے وغیرہ اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص با وجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرلے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کر سکتا ہے چونکہ مختلف شہروں کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ میں سے سات منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے کہ بہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے میرے اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی بڑی بات نہیں صرف ۱۵ سے ٹائم پیس ملتا ہے جو اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔

ڈائری

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہیے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء — حکیم محمد حسین صاحب

قریشی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔ باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے آدمی جمع ہو کر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔ سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہیے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں میں سرکار کی طرف سے پنجرے لیکر آیا ہے کہ چوہوں کو مارا جائے فرمایا ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پنجروں کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بے نظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبار ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ میں سنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیئے اور گیدڑ بھی اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دیئے ہیں۔ یہ خدا کا غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر یکساں مساوی پڑے اور سب کو تباہ کر دیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں آتا جب تک کہ اس سے پہلے خدا کا کوئی رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اور نہ ان کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر تھک بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ صحیح واقع ہو جاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہو گیا ہوں رسول ہو گیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں اسکا پیارا ہو گیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اس کے نفس کا کیا حال ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص کا تعلق اسکو کہاں تک حاصل ہے اور کہ اسکا دل کہاں تک بدیوں سے پاک ہو کر نیکیاں حاصل کر چکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور ان کا سچا ہو جانا کوئی شئے نہیں کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور و رسول کے وقت اسکی کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ اس میں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں میں نے دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی ہوتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اُسی طرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں۔ اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اٹھاتے ہیں ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے میں پڑ کر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگنا ان کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اسی قسم کے لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں میں ایسے آدمیوں کی نسبت ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابو جہل کو بھی آتی تھیں اور فرعون کا خواب بھی سچا ہو گیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہیے وہ قد افلح من زکٰہا ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندے سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کی طرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے محمد الٰہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے یہاں آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں یعنی تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاکدامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو پیش آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جس سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جاوے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے اور ادنیٰ کرا دنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک نہایت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ امتحان میں بعض مدعی کچے نکلینگے۔ اب تک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ مینر عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ انکیواسطے ہم قوت لا یموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلام کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے انکے واسطے اسجگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ وہ ایسے ہونے چاہئیں جنکی معلومات وسیع ہوں

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف مین

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین ۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہوں

قال الله تعالی ۔ یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر ۔ وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فمن تطوع خیرا فهو خیر له وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر ۔ الایة

ترجمہ ۔ فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا ۔ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ۔ کئی دن ہین گنتی کے ۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے ۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو ۔ تو تمہارا بھلا ہے ۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو ۔ مہینہ رمضان کا جو وہ اتارا گیا ہے ۔ اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدایت کے سے اور سچے پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اوپر کے ۔ پس گنتی ہو اور دنون سے آخر تک ۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے ۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے ۔

کتب اولین

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے ۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے ۔ مین نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی ۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگین ۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین ۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے ۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے
یسعیا باب ۵۸ آیت ۳ ۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶
دانیال باب ۹ آیت ۳ ۔ استر باب ۴ آیت ۱۶
یوئیل باب ۲ آیت ۱۲ ۔ باب ۲ ۔ آیت ۱۵ ۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہائت ضروری عمل قرار دیا ہے ۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردون سے بھی فرمایا ۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا ۔ کہ آپ دیو نکال سکتے مین اور ہم کیون نہیں نکال سکتے ۔ تو جواب مین فرمایا ۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے ۔ مین تمہین سچ کہتا ہون ۔ کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی ۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین ہوتی ۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱ ۔

حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے ۔ وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ قال الله عز وجل کل عمل ابن ادم له الا الصیام فانه لی وانا اجزی به والصیام جنة فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احد او قاتله فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک ۔ للصائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح بفطره واذا لقی ربه فرح بصومه ۔ متفق علیه ۔ وهذا لفظ روایة البخاری وفی روایة له یترک طعامه وشرابه وشهوته من اجلی الصیام لی وانا اجزی به والحسنة بعشر امثالها ۔

ترجمہ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے ۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین ۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین ۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو ۔ تو فحش نہ بولے اور بے ہودہ گوئی مین شور و غوغا کرے ۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہوں ۔ قسم ہے ۔ اس ذات پاک کی ۔ جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے ۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین ۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بسبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بسبب روزہ کے خوشی ہوگی ۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روائت مین ہے کھانا پینا شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے ۔

وفی روایة لمسلم کل عمل ابن ادم یضاعف له الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال الله تعالی الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی ۔ للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فیه اطیب عند الله من ریح المسک ۔

ترجمہ ۔ اور مسلم کی ایک روائت مین ہے ۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھائے جاتے ہین ۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا ۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے ۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین ۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے ۔ اور دوسری رب کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے ۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے ۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے ۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین معروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سُرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سُرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنھوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرا امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغ قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

الغرض روزوں کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہیں کہلا سکتا۔

جن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں یا گرد غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان میں پانی ڈالے۔ خود بخود قے آجاوے۔ خواب میں غسل کی حاجت ہوجائے قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا۔ اور کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم دماغ سے اُترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہیں جاتا۔ اگر غسل کی حاجت میں صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگر دانتوں میں سے خون جاری ہو مگر حلق میں نہ جاوے تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے،

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر میں روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اُسے اجازت ہے

کر روزے نہ رکھے۔ اور اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے۔

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اگرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو۔ لوگ گلے میں قمیض تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہون۔ مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو۔ ہر وقت ایک ہی مکان مین مردون اور عورتون نے زندگی بسر کرنی ہو۔ مگر مرد سب کے سب محرم ہون نا محرم کوئی نہو۔ - - - - - - - - - - - - - - - - تو ایسی حالت مین جوان لڑکیان جنھین دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو۔ اپنی قمیصون کے اوپر سے اوڑھنیان اپنے والد اور حقیقی بھائیون اور سسر کے روبرو گریبانون پر ڈالے رکھین۔ یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیون کے لئے خوش حال زندگی بسر کرنیکا ہے؟ یا یہی۔ کہ وہ دن رات پسینہ مین ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ مین زندگی بسر کرین۔

بدقسمتی سے مسلمانون کی لڑکیون نے ہندون کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرمون کی طرح پردہ کرنے کی بد رسم لے لی ہے۔ اس پر بھی آنجناب کچھ زور قلم دکھادین۔ تا یہ بُری رسم جاتی رہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ ہمارے ہان سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے۔ مگر حضور بڑی مشکلون کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب مین فتوے حضور بدر والحکم مین شائع عام لڑکیون کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرادیوین۔ والسلام

خاکسار غلام محمد پہلوری احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن بااینہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام مین کوئی ایسی تنگی نہین رکھی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو۔ چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید مین اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہین قال اللہ تعالیٰ ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ ۔ اور چاہیئے کہ عورتین اپنے سینون پر اوڑھنی ڈالا کرین اور اپنی زینت کو نظاہر کرین۔ یہ تو پردہ کا حکم ہے۔ کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہین دینے کے۔ لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر ہوتا تو جو لوگ گھر مین ملے جلے رہا کرتے ہین اون سے ایسا پردہ کرنے مین سخت ہرج واقع ہوتا تھا۔ اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنےٰ فرمادیا ہے۔ الا لبعولتھن مگر اپنے شوہرون کو غیر شوہرون سے تو پردہ ہو ہی نہین سکتا تھا۔ باقی اور لوگون محرمون کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہین۔ او اٰبائھن او اباء بعولتھن یا اپنے باپ یا اپنے خاوند کے باپون کو یعنی سسر پس سسرا پردہ کے استثنا مین مانند باپ کے ہے۔ او ابنائھن او ابناء بعولتھن یا اپنے بیٹون یا خاوند کے بیٹون سے او اخوانھن او بنی اخوانھن یا اپنے بھائیون یا بھتیجون سے او نسائھن او ما ملکت ایمانھن۔ یا اپنی عورتون کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیون کے سامنے او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہین۔ او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء یا وہ لڑکے جو ہنوز عورت سے واقف ہی نہین ہوئے۔ ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہو کر سامنے آنا جائز ہے۔ کیونکہ ان سب سے بُرے کام کی توقع نہین ہوتی ہے۔ او نسائھن سے یہ مراد ہے کہ جو عورتین مشرکہ یا فاحشہ ہون۔ بی بیون کو اون سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اس زمانہ مین عیسائی عورتین ہین۔ جن گھرون مین خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتون کی آمد و رفت دیکھی گئی اس گھر مین بڑے بڑے فتنہ پیدا ہوگئے۔ اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرمادیا۔ اور ما ملکت ایمانھن مین اگرچہ لونڈیان اور غلام سب آگئے۔ لیکن اس بارہ مین مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب ما ملکت ایمانھن سے مراد صرف لونڈیان لیتے ہین اور فرماتے ہین کہ غلام جبکہ اجنبی ہے۔ محرم نہین۔ شوہر نہین اور قوت رجولیت بھی اس مین موجود ہے۔ لہٰذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ اور او التابعین غیر اولی الاربۃ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہین جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہون۔ پس ان لوگون سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہین اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے۔ کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشا کرے۔ پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے۔ بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو۔ مع ان الدین یسر اور خاوند کا باپ یعنی سسر کب چاہتا ہے۔ کہ میری بیٹی مین کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے۔ تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا ولی ہوتا ہے اور نیز موجود ہوتے بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا ولی ہے۔ اس سے بھی پردہ کرنے مین بڑا حرج ہے علیٰ ہذا القیاس۔ بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے۔ قرابت مین جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق مین کوئی عیب ہرگز پسند نہین کرتا۔ اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق مین کب برائی پسند کرسکتا ہے۔ اور جو اپنے کنبہ کی عورتین ہین۔ یعنے مومنات اون کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشا اپنے خاندان کی مومنات عورتون مین واقع ہو اور خدمتگار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہین پیدا ہوا۔ ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ پس ایسی حالت مین جو آپ نے سوال مین قائم کی ہے عورتین اور جوان لڑکیان اپنی اوڑھنیان اتار سکتی ہین اور زینت مصنوعی جیسا کہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت مین موجود ہے علیٰ ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے۔ جیسا کہ ہاتھ موہنہ جو بضرورت ان لوگون مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہے اور چچا سے بھی پردہ نہین ہے کیونکہ چچا کو شریعت مین حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت مین اس کا ذکر نہین فرمایا۔ باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگون سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص مین خوف ہو۔ تو وہ بات علیحدہ ہے

پہر ایسی عورت قائمہ میں وہی پردہ کا حکم ہے۔ کہ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن۔ کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم ومصالح کے ہوا کرتے ہین۔ اگر کسی مادہ خاص مین وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام مین کوئی تنگی اور حرج بھی نہین ہو اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا بہی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے۔ والسلام خیر ختام

مورخہ ۳۰ - ستمبر ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانون کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہین۔ درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کرین اور کمترین کو ممنون فرماوین۔ والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیون سے مسلمانون کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جارہی تھی اور اس کے سدہرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی۔ لیکن اس چودھوین صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا۔ تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے۔ اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے۔ مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگون نے اس کو قبول کیا اور باقیون نے صاف انکار کر دیا۔ سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہین۔ کیونکہ یہ دعویٰ ان کا زبان ہی سے ہے۔ ان کے دلون مین محمدؐ کی عزت نہین۔ ثبوت اس کا صاف ہے۔ زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہین۔ لیکن اس زمانہ مین جب وہی محمدؐ بروزی رنگ مین ان کے پاس آیا۔ تو اس کو گالیان نکالنی شروع کردین۔ حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے۔ بتاؤ اب ایمان کہان رہا۔ بعینہٖ یہود کی طرح مسلمانون کی یہ قوم ایک رسولِ خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی۔ صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی۔ جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیون سے منتظر تھے۔ وہ ان کی آنکھون کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُسے شناخت نہین کر سکتی۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم! مین آج تیرا ماتم کرتا ہون۔ تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ اب تیری زندگی چند دنون کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی۔ ہائے! کیون تیرے دماغ مین نخوت وتکبر نے گھر کر لیا۔ کیون تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے۔ آ۔! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو۔ دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیرین موجود ہین۔ یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو "نحن ابناء اللہ" کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادون کو دُکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ آج کس حالت مین ہے کیا کہین اس کا ٹھکانا بھی ہے۔ کہین اس کا وطن بھی ہے؟ ہم ہمیشہ اخبارون مین پڑھتے ہو۔ کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک مین تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئے گئے۔ اے قوم مجھے ڈر ہے۔ کہ تیری نخوت تجھے بہی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومین تجھے مردہ سمجھ لین گی۔

اے قوم! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت مین ذرا تبدیلی نہین کی۔ مختلف امراض ملک مین پھیل رہی ہین اور کروڑون جانین ہر سال ضائع جاتی ہین۔ اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شئے کا نرخ گران ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے۔ آسمان اور زمین دونون اہل جہان کے ساتھ بر سرِ پرخاش ہین۔ اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس کا خاتمہ نہائیت ہی خطرناک اور تباہ کن ہو گا۔ مگر تیرے کان پر اب تک جُون ہی نہین چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہئیے۔ کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوئی ہین۔ اور روز بروز بڑہتی چلی جارہی ہین۔ کیا اب تک تیری سمجھ مین نہین آیا۔ کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتین ہین۔ اے قوم! آ اور سمجھ جا۔ قیامتِ صغریٰ قریب ہے۔ ایسا نہو۔ کہ دوسری قومون کے گیہون کے ساتھ تیرا بہی گھن پس جائے۔ مین تجھے تیرے ہادیٔ برحق محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہون۔ کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے۔ یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے مین ڈال کر رہینگی بے شک تجھے میری باتین تلخ معلوم ہون گی۔ لیکن دار وئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتون کو غور سے سُن۔ دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے۔ تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے۔ ان کی کوششین بے سود ثابت ہوئی ہین۔ اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونون نعمتون سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہو گی۔

راقم خادم مسیح موعود

نعمت اللہ گوہر۔ سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہین۔ تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہین۔ کہ قرآن مجید مین جو قصے یا تمثیلات ہین۔ یہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہین۔ یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہین۔ لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہون۔ باذن اللہ۔ سو واضح ہو۔ کہ قال اللہ تعالےٰ۔ یسئلونک عن ذی القرنین قل سأتلوا علیکم منہ ذکرا۔ انا مکنّا لہ فی الارض واتینٰہ من کل شیٔ سببا۔ تو مسیح علیہ السلام

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے سامان آئیں گے۔ تو حضرت اقدس بعینہ اس آیت کے مصداق ہیں فاتبع سبباً۔ پس وہ چلا ایک رستہ کے پیچھے۔ حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوماً۔ یہاں تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک کالے چشمہ میں ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید اس چشمہ میں ڈوبتا ہے۔ کیونکہ وہ سمندر بہت دور تک تھا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے تو اس کو اس جنگل میں ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ میں ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ مسیح علیہ السلام ذوالقرنین کی مثال جائے مغرب الشمس پر پہونچے ہیں (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے) یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ میں غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دلوں میں جو جسمانی عبادت کو کرتے مونہہ سے بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہیں جیسا کہ وہ چشمہ کالا تھا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی گو گندہ اور سخت بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہیں۔ کہ اُوپر سے تو عبادت الٰہی کرتے ہیں اور دل بدعتوں سے پُر ہیں۔ تو اس میں سورج یعنے اسلام ڈوب گیا ہے اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم کے لوگ ہیں یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلنا یا ذاالقرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذوالقرنین تجھے اختیار ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان میں بھلائی اختیار کرے۔ اے نادان تو نہیں جانتا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب میں گرفتار نہیں کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذاباً نکراً۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی

کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے سامنے پیش آئیگا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب میں گرفتار کیا جاوے گا۔ اے نادان عبرت زدہ ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب میں گرفتار ہو کر گئے۔ اور پاک لوگوں کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکوں کے دل میں خدا رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہیں۔ گویا خدا مجسم وجود میں آکر لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہیں اور شیشے کو جب دہوپ میں کسی چھاؤں کے پاس سورج کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے میں سورج کا عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤں میں ڈالتا ہے اسی طرح اللہ کے نور کا عکس پاکوں کے دل میں پڑتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من اٰمن وعمل صالحاً فلہ جزاءً ن الحسنیٰ وسنقول لہ من امرنا یسراً۔ کیا خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں (بلیٰ) ثم اتبع سبباً۔ پھر سفر کو چلا۔ حتیٰ اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً کذالک۔ وقد احطنا بما لدیہ خبراً۔ یہاں تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہیں بنایا۔ خانہ بدوش لوگوں پر جن کا چھت آسمان اور بستر زمین تھا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس کو عین حمئۃ میں ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۱۔ یہ پہلا زمانہ تھا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہیں اور شمس کو ایک ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے، اور پردہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف طور پر و اخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق نظر آرہے ہیں۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خاک کی طرح اُڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کے تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

عاجز احمد دین چوکنا نوالی۔

رمضان المبارک کی سحری وافطار کا وقت

تاریخ اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴-۵۸	۶-۱۰
۱۰	۲	۴-۵۸	۶-۹
۱۱	۳	۴-۵۹	۶-۸
۱۲	۴	۵	۶-۷
۱۳	۵	۵-۱	۶-۶
۱۴	۶	۵-۱	۶-۵
۱۵	۷	۵-۲	۶-۴
۱۶	۸	۵-۳	۶-۳
۱۷	۹	″	۶-۲
۱۸	۱۰	۵-۴	۶-۱
۱۹	۱۱	″	۶-۰
۲۰	۱۲	۵-۵	۵-۵۹
۲۱	۱۳	۵-۶	۵-۵۸
۲۲	۱۴	۵-۷	۵-۵۷
۲۳	۱۵	۵-۸	۵-۵۶
۲۴	۱۶	۵-۹	۵-۵۵
۲۵	۱۷	″	۵-۵۴
۲۶	۱۸	۵-۱۰	۵-۵۳
۲۷	۱۹	۵-۱۱	۵-۵۲
۲۸	۲۰	۵-۱۲	۵-۵۱
۲۹	۲۱	۵-۱۱	۵-۵۰
۳۰	۲۲	۵-۱۴	۵-۴۹
۳۱	۲۳	۵-۱۵	۵-۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵-۱۶	۵-۴۷
۲	۲۵	۵-۱۶	۵-۴۶
۳	۲۶	۵-۱۷	۵-۴۵
۴	۲۷	۵-۱۸	۵-۴۴
۵	۲۸	۵-۱۹	۵-۴۳
۶	۲۹	۵-۲۰	۵-۴۲
۷	۳۰	۵-۲۱	۵-۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں اپنی [illegible]

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین ۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ۔ ہر صفحہ پر ایک کالم [illegible] عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے ۔ اس واسطے ہر [illegible] اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ یہ کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے ۔ جو کتابین عرب صاحب کو حق تصنیف مین ملی ہین ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے ۔ جو صاحب خریدار [illegible] ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے ۔ اتنی بڑی کتاب صرف [illegible] مین ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸ ر حصہ دوم ۱۲ ر کل [illegible]

دو حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہیں ۔ [illegible]

رسید ہائے چندہ

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء	۲۹۹	مرزا عباس علی صاحب	سے ر
" "	۴۲۰	خدا بخش صاحب	سے ر
" "	۷۲۵	مولا بخش صاحب	سے ر
۲ " "	۷۶۹	ولی محمد صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۰۹۲	فضل احمد صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۱۰۹	غلام حیدر صاحب	۱۲ ر
۲ " "	۱۷۹۳	بہادر خان صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۷۹۴	محمد حسین صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۷۹۵	شہاب الدین صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۱۰۱	شاہد علی صاحب	سے ر
۲ " "	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	سے ر
۳ " "	۱۷۹۶	غلام حیدر صاحب	عہ ر
۳ " "	۱۷۹۷	مرزا عزیز بیگ صاحب	عہ ر
۳ " "	۱۰۸۷	مرزا عوض بیگ صاحب	عہ ر
۳ " "	۴۹۴	محمد ولایت خان صاحب	سے ر
۳ " "	۴۹۲	سردار خان صاحب	سے ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب وہابی حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ا ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔

پیام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۔ ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] [illegible] اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۔ ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ مصنفہ [illegible] قیمت ا ر

[illegible] — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] حضرت مسیح موعود کے وجود [illegible] ۔ قیمت ۔ ر

الوصیت — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے [illegible] بیان کیا ہے اور مرنے کے بعد مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری [illegible] ۔

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت [illegible] کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید مین قیمت ا ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ مین ۔ قیمت ۔ ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۔ ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۔ ر عصمت انبیاء ۔ ر

کاتب احمدی ۔ اللہ داد والے ۔ قیمت ۔ ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آ گئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون خط و کتابت [illegible] کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ [illegible] ضلع میرٹھ

۹ ۔ گولیکی کا ایک شخص [illegible] ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات [illegible] ۔ [illegible] مین نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین

[illegible] گولیکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی صحیح النسب ۔ مغل [illegible] پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] قیمت ۔ ر

آئینہ ڈکشنری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ا ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا ۔